ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری

ن ۔ م ۔ راشد کے خطوط بنام سہیل احمد خان

Letters to Sohail Ahmed Khan from N.M. Rashid

Abstract:

These letters have been written from Tehran (Iran) by N.M Rashid to Dr. Sohail Ahmed Khan, Cheltenham (England) in continuation during 1974 to 1975

Dr. Sohail Ahmed Khan was the Lecturer in Urdu, He was a well known name among literary circles over there. His corresponding relations have been established with N.M Rashid on the same grounds.
Dr. Muhammad Fukhruddin Noori has complied and published these letters with essential informations were required.
These letters which are written by N.M Rashid have be come one of the most important resource to research on N.M. Rashid.

یہ بات ہے نوے کی دہائی کی۔ ان دنوں ڈاکٹر سہیل احمد خان ''یونیورسٹی اورینٹل کالج'' لاہور میں پروفیسر صدر شعبۂ اُردو کے منصب پر فائز تھے جب کہ میں اسسٹنٹ پروفیسر تھا اور پی ایچ۔ڈی کی ڈگری کے لیے ''ن۔م۔راشد تحقیق وتنقیدی مطالعہ'' کے موضوع پر تحقیق کر رہا تھا۔ مجھے راشد کی غیر مطبوعہ تحریروں، خصوصاً مکتوبات کی بہت جستجو رہتی تھی تاکہ ان کی مدد سے موصوف کی نجی و ادبی زندگی کے مخفی گوشوں کو بھی دیکھا جا سکے۔ مجھے اپنی تلاش کا ثمر مکتوباتِ راشد کی کثیر تعداد میں دست یابی کی صورت میں ملا اگرچہ ان میں زیادہ تر خط تو اعزہ و اقربا کے نام مرقوم ہیں، تاہم ان خطوں کی بھی کمی نہیں جو مختلف ادبی شخصیات کے نام لکھے گئے ہیں۔ ایسے خطوں میں دو خط سہیل احمد خان کے نام بھی ہیں جو مجھے خود انھی سے حاصل ہوئے۔ یہ خط بالترتیب ۱۹۷۴ء میں تہران (ایران) اور ۱۹۷۵ء میں چلٹنھم (انگلینڈ) سے شعبۂ اُردو، ''یونیورسٹی اورینٹل کالج'' لاہور کے پتے پر ارسال کیے گئے، جہاں مکتوب الیہ ان دنوں لیکچرر تھے۔ ان کی اٹھان بہت اچھی تھی اور وہ اس وقت بھی لاہور کے ادبی حلقوں میں

اچھی خاصی پہچان رکھتے تھے۔ راشد کے ساتھ ان کا خط کتابت کا رشتہ اسی حوالے سے قائم ہوا۔ تین دہائیوں سے زیادہ کا زمانی فصل عبور کرنے کے بعد آج کل وہ ''جی۔سی یونیورسٹی'' لاہور میں شعبۂ اُردو کے صدر اور فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین کی حیثیت سے اپنی ملازمت کے اختتامی مراحل طے کر رہے ہیں۔

(۱)

P.O Box 1555

Tehran, Iran

۲۴ جنوری ۱۹۷۴ء

عزیز گرامی۔ آپ کا خط ملا، ممنون ہوں۔ میں پچھلے دنوں لاہور سے گزرا تو منیر نیازی صاحب ہی کی تلاش نہیں رہی بلکہ ان سب حضرات کو ڈھونڈتا رہا جنھوں نے ''لا = انسان'' کی اشاعت میں گراں قدر مدد دی تھی۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ نہ صرف منیر نیازی صاحب اپنی اس ''حرکت'' پر نادم ہیں بلکہ وہ تمام صاحبان جن کا میں نے شکریہ ادا کیا تھا، اب تک ''پروف ریڈر'' کے نام سے پکارے جارہے ہیں۔ اگرچہ ادبی دنیا میں اس قسم کی سپاس گزاری کوئی عجیب بات نہیں ہے، تاہم میں یہ سب سن کر خود بے حد نادم ہوا۔ خدا آپ کو زندہ رکھے اور خوش رکھے کہ آپ نے میری خاطر اپنا وقت صرف کیا اور بڑی حد تک ایک لاحاصل کام پر۔[۱]

''جدید فارسی شاعری'' کے مسودے کے بارے میں اگر اتفاقاً لاہور میں گفتگو ہوسکتی تو اچھا ہوتا۔ وہ مسودہ جو منیر نیازی صاحب کو دیا گیا تھا، کسی قدر ناقص رہ گیا ہے۔ صرف اس کے ساتھ شعرا کی تصاویر اور حالات ہیں، جو بڑی محنت سے جمع کیے گئے تھے اور جن کی کوئی نقل میرے پاس نہیں۔ پچھلے دنوں فیض صاحب سے اسلام آباد میں ملاقات ہوئی تو انھوں نے اس مسودے کی اشاعت کی طرف میلان ظاہر کیا۔ اس لیے اگر آپ اسے فیض صاحب کے نام بھجوا دیں تو ممنون ہوں گا۔ ان کا پتہ آپ کے پاس ہوگا۔ تاہم سہولت کی خاطر درج ذیل ہے:

Mr. Faiz Ahmed Faiz
National Council of Arts,
28/F, VI-2, Islamabad.

مسودہ رجسٹرڈ کر دیجیے اور ساتھ فیض صاحب کے نام ایک خط لکھ دیجیے۔[۲]

رسالہ ''سویرا'' کے بارے میں آپ نے جو خبر لکھی ہے، اس سے خوشی ہوئی۔ امید ہے کہ وہ نئی ادارت میں کامیاب تر رہے گا۔ ''جدید فارسی شاعری'' میں سے اگر بعض تراجم آپ کو پسند ہوں تو ضرور شایع کر لیجیے۔ ۳؎ پاکستان سے واپسی کے بعد ہی سے نہیں، بلکہ کچھ عرصے پہلے سے شعر کے سوتے بند نظر آ رہے ہیں۔ اگر کوئی نئی نظم ہوگئی تو ''سویرا'' میں اس کی اشاعت سے مجھے خوشی ہوگی۔ تازہ پرچے ضرور بھجوا دیجیے۔

موجودہ شاعروں اور نثر نگاروں پر کتابوں کا سلسلہ شایع کرنے کا خیال نیک ہے۔ آپ باہمت لوگوں میں سے ہیں۔ خدا آپ کو توفیق دے۔

مخلص راشد

(۲)

Mr. N. M Rashed
31 Montpellier Terrace
Cheltenham Glos
Gl 50 IUX
England.

۸ جولائی ۱۹۷۵ء

عزیز گرامی ــــ آپ کا خط جس پر کوئی تاریخ درج نہ تھی، یاد نہیں کب یہاں موصول ہوا اور ایران کی زیارت کرنے کے بعد!!

''لفظ'' کی اشاعت پر مبارکباد۔ اگر پرچہ شایع ہوگیا ہو تو از رہِ کرم اس کا ایک نسخہ مجھے بھی بھجوا دیجیے۔ اگر آپ نے ایران کے پتے پر بھجوایا ہوگا تو وہ شاید ہی مجھے یہاں وصول ہو۔ ۲؎

آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ جناب عبدالسلام جو ''آئینہ ادب'' کے مالک ہیں، میرا چوتھا مجموعہ شایع کرنے پر رضا مند ہیں۔ ابھی ان کے ساتھ باقاعدہ معاہدہ نہیں ہوا، لیکن میں انھیں اگست کے شروع میں مسودہ بھجوا دوں گا۔ اس کے لیے خود مجھے بھی ممکن ہے، اکتوبر یا نومبر میں لاہور آنا پڑے۔ شاید آپ سے امداد کے لیے بھی حسبِ معمول آپ سے درخواست کروں۔ معلوم نہیں آپ وقت نکال سکیں گے یا نہیں۔ ۳؎

مخلص راشد

حواشی:

خط نمبر ۱:

۱؎ ''لا = انسان'' کے آغاز میں مصنف اور ناشر کی طرف ''سپاس'' کے عنوان سے چھپنے والی مندرجہ ذیل تحریر کی طرف اشارہ ہے جو ''پروف ریڈرز'' کی پھبتی کا باعث بنی: ''مصنف اور ناشر کی طرف سے مندرجہ ذیل حضرات کا تہہ دل سے شکریہ کہ انھوں نے ''لا = انسان'' کے پروف دیکھنے میں مدد دی:

افتخار جالب

سعادت سعید

سہیل احمد

احمد مشتاق'' (لا = انسان۔ لاہور: المثال، ۱۹۶۹ء)

۲؎ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ منیر نیازی کو دیا گیا مسودہ ہی ناقص نہیں رہ گیا تھا بلکہ ان کا اشاعتی ادارہ ''المثال'' بھی اس وقت تک موصوف کی طبعی آزادہ روی کا شکار ہوکر انتظامی و معاشی معاملات کے بگڑنے سے اپنے منطقی انجام کو پہنچ چکا تھا۔ مذکورہ مسودہ منیر نیازی سے سہیل احمد خان کی حفاظت میں آ گیا تو انھوں نے راشد کو اس ضمن میں اطلاع دے دی۔ اس دوران میں فیض احمد فیض جوان دنوں ''نیشنل کونسل آف آرٹس'' اسلام آباد میں تھے، راشد سے اس کی اشاعت کے بارے میں اپنی خواہش کا اظہار کر چکے تھے۔ چناں چہ راشد کے حسبِ منشا، سہیل احمد خان نے یہ مسودہ فیض احمد فیض کو بھجوا دیا۔ اگلے ہی سال اچانک راشد کا انتقال ہوگیا۔ بعد ازاں نیشنل کونسل آف آرٹس، اسلام آباد سے اس مسودے کی اشاعت عمل میں نہ آ سکی اور فیض نے کسی مرحلے پر اسے ''مجلسِ ترقیِ ادب''، لاہور کی تحویل میں دے دیا جہاں سے، راشد کی وفات کو بارہ سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد، بعض کمیوں کے ساتھ، بالآخر شائع ہوگیا۔ (ن،م، راشد۔ مترجم۔ ''جدید فارسی شاعری''۔ لاہور: مجلس ترقیِ ادب، ۱۹۸۷ء)۔

۳؎ ''جدید فارسی شاعری'' کا مسودہ تو سہیل احمد خان کی حفاظت میں آ ہی چکا تھا، انھوں نے سوچا کہ اگر راشد اجازت دے دیں تو اس میں سے چند منتخب ترجمے ''اورینٹل کالج''، لاہور سے جاری ہونے والے نئے ادبی جریدے ''لفظ'' میں شائع کر دیے جائیں۔ راشد نے ان کی درخواست کا مثبت جواب دیا تو آئندہ شمارے میں چند ترجمے شائع کر دیے گئے۔

''لفظ کی اشاعت چند شماروں سے آگے نہ بڑھ سکی۔ تین دستیاب شماروں میں سے دو پر تاریخیں مندرج ہیں جو دسمبر ۱۹۷۲ء اور دسمبر ۱۹۷۵ء ہیں۔ تیسرے دستیاب شمارے پر تاریخ مندرج نہیں ہے اور یہی وہ شمارہ ہے جس میں گیارہ فارسی نظموں کے ترجمے شائع ہوئے جن میں ''زمین کی نشانیاں'' (فروغ فرخ زاد) ''اپنے آنسو سے'' (یداللہ رویائی) ''شاید'' (منوچہر آتشی) ''بانجھ بدلی'' (نصرت رحمانی) ''سویرا'' (ہوشنگ ابتہاج) ''پادر رکاب'' (اسماعیل شاہرودی) ''میں نے موت کو'' اور ''تکرار'' (احمد شاملو) ''قطرہ قطرہ گر رہی ہے

چاندنی" (نیایوشیج) "ایک دن" (منوچہر آتشی مگر غلطی سے نیایوشیج کے نام سے) اور "ہزاروں سال بعد" (نادر نادر پور مگر غلطی سے نیایوشیج کے نام سے) شامل ہیں۔ ("لفظ"۔ اورینٹل کالج لاہور: سنہ ندارد، ص ۶ تا ۳۶)

راشد نے جنوری ۱۹۷۴ء میں رقم کردہ خط میں ترجموں کی اشاعت کی اجازت دی اور جولائی ۱۹۷۵ء میں لکھے ہوئے خط میں "لفظ" کے شائع ہونے پر مبارکباد تحریر کی۔ اس سے یہ قیاس کرنا غلط نہ ہوگا کہ مذکورہ شمارے کی تاریخ اشاعت اول تو دسمبر ۱۹۷۴ء ہوگی ورنہ زیادہ سے زیادہ یہ شمارہ ۱۹۷۵ء کے اوائل میں چھپ گیا ہوگا۔

خط نمبر ۲:

۱۔ اگست ۱۹۷۴ء میں اپنے فرائضِ منصبی سے سبکدوش ہونے کے بعد راشد ایران سے انگلستان منتقل ہو چکے تھے جس کے باعث ایران کے پتے پر ارسال کردہ سہیل احمد خان کا خط ان تک بتاخیر پہنچا۔

۲۔ ظاہر ہے کہ راشد کا اشتیاق محض رسالہ "لفظ" کی اشاعت کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ ان کے ان ترجموں کے شائع ہونے کی اطلاع ملنے کے باعث ہے جن کی تفصیل اوپر درج کی جا چکی ہے۔

۳۔ نہ تو مجوزہ معاہدہ، عمل میں آسکا اور نہ راشد لاہور آسکے کہ موت نے انھیں مہلت نہ دی اور ۹، اکتوبر ۱۹۷۵ء کو ہیلنڈ/سرے (انگلینڈ) میں ان کا انتقال ہو گیا۔ لیکن حسنِ اتفاق سے اس دوران میں اعجاز بٹالوی، راشد کے ایما پر لندن سے ان کے چوتھے شعری مجموعے "گماں کا ممکن" کا مسودہ لاہور لے آئے تھے جو راشد کی وفات کے ایک سال بعد صلاح الدین محمود کی نگرانی میں اشاعت پذیر ہوا۔ (ن،م، راشد۔ گمان کا ممکن۔ لاہور: نیا ادارہ، ۱۹۷۶ء)۔

کتابیات:

۱۔ ن۔م۔راشد، "لا = انسان"، لاہور: المثال، ۱۹۶۹ء۔

۲۔ ن۔م۔راشد، مترجم: "جدید فارسی شاعری"، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۷ء۔

۳۔ ن۔م۔راشد، "گمان کا ممکن"، لاہور: نیا ادارہ، ۱۹۷۶ء۔

ادبی جریدہ:

۱۔ ادبی جریدہ، "تلفظ"، اورینٹل کالج، لاہور: سنۂ ندارد۔

o ------- o